سوال

اسباب اپنانے کے کیا ضابطے ہیں؟

جواب

لحمد للہ.

، پر اعتماد اور بھروسا کرنے کے منافی نہیں ہے؛ بلکہ اسباب اپنانے کا اللہ تعالی نے حکم بھی دیا ہے، لیکن ساتھ میں یہ عقیدہ ہونا ضروری ہے کہ نفع اور نقصان صرف اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے، وہی مسبب الاسباب ہے، [یعنی اسباب میں تاثیر پیدا کر کے اہداف مکمل فرما دیتا ہے]

ب ایسے ہوں جن کا حقیقی معنوں میں باہمی تعلق ہو، اور اپنائے جانے والے اسباب کی کامیابی مشاہداتی، یا عرف یا شرعی ذریعے یا کسی اور انداز سے مشہور و معروف ہو۔

اس کے بعد یہ بھی ضروری ہے کہ اپنائے جانے والے اسباب شرعی طور پر بھی جائز ہوں؛ چنانچہ اچھے اہداف کیلیے وسائل و اسباب کا شرعاً درست ہونا بھی ازبس ضروری ہے۔

.انسان کو معتدل رہنا چاہیے، لہذا یہ درست نہیں ہے کہ کلی طور پر اسباب اپنانا ہی چھوڑ دے، اور نہ ہی کلی طور پر اسباب کے ساتھ ہی دل لگا لے، چنانچہ ہونا یہ چاہیے کہ اسباب کو اسی طرح صرف ذریعہ ہی سمجھے جیسے دیگر لوگ اپنی زندگی کے معاملات میں اسباب کو ذریعہ سمجھتے ہیں، ان پر کلی اعتماد نہ کرے، بلکہ ا

خ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

تہی

"مجموع الفتاوى" (8/169)

ب اسباب اپنانے کے ضابطوں کا معاملہ ہے تو وہ ہر معاملے کے اعتبار سے الگ ہیں، بالکل ایسے ہی جیسے معمولی بیماری کیلیے احتیاط ایسے نہیں ہوتی جیسے غیر معمولی بیماری کیلیے ہوتی ہے، اسی طرح قیمتی چیز کی حفاظت ایسے نہیں ہوتی جیسے معمولی قیمت کی چیز کی ہوتی ہے، تو یہی معاملہ اسباب اپنانے کا بھی ہے۔

لیلیے اسباب اپنانے کا ضابطہ بیماریوں سے بچاؤ سے مختلف ہوگا، اسی طرح کھانے پینے کیلیے اسباب اپنانے کا ضابطہ حصولِ اولاد کے ضابطوں اور اسباب سے مختلف ہوگا، اسی طرح بچوں کی تعلیم و تربیت کیلیے اسباب بھی مختلف ہوں گے، چنانچہ ہر معاملے کیلیے اسباب مختلف اور ان کے ضابطے بھی الگ الگ

پناتے ہوئے سستی اور کاہلی میں پڑے ہوئے شخص کے درمیان اور اسباب اپنانے کیلیے خوب تگ و دو کرنے والے میں بھی فرق ہوتا ہے، ہر ایک اپنے اپنے معاملات اور حالات کے اعتبار سے بھی مختلف ہوتا ہے، تو ایسی صورت میں لوگوں کو اپنے بارے میں زیادہ جانکاری ہوتی ہے وہ اپنی عادات اور

ید کیلیے آپ سوال نمبر: (11749) کا جواب بھی ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

ر:213652